ہندوستان بھر میں تبلیغ اسلام کے اہم کام کو سکھوں اور آریوں میں کرنیوالا واحد اور اکیلا اخبار رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۶

نور

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

قادیان دارالامان

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے دو روپیہ عام
ششماہی ہمعہ
امرائے عظام سے امتیازی قیمت صمہ
ایسے اصحاب کے اسمائے گرامی اخبار کے
سرپرستوں کی فہرست میں درج ہونگے
اسکے علاوہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور
ہوگا۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے ہٹا کر عقلی و نقلی دور کرنا۔
(۴) حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہونچانا اور انہیں اسلام کی دعوت دینا۔
(۵) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی

مورخہ ۳ جون سنہ ۱۹۱۷ء

جلد ۸ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان | نمبر ۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

KHILAFAT LIBRARY

میری شادی

میں نے اپنے ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ء کے پرچہ میں "ایک گہرے رفیق کی ہمیشہ کے لئے جدائی" کے دردناک عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا۔ جس پر میرے دوستوں کی ہمدردی کا چشمہ ابل پڑا۔ اور چار صد سے زاید ہمدردی کے خطوط میرے پاس آئے۔ اور تا ہم ایں آر ہے ہیں۔ درحقیقت مرحومہ جیسی جان نثار بیوی کی جدائی مجھے سخت ہی تکلیف دہ گذری۔ نا صرف یہ کہ ان کی جدائی کے بعد میں اپنے آپ کو ایک گہرے ہمدرد اور جان نثار وجود سے خالی پاتا تھا۔ بلکہ تین ننھے ننھے بن ماں کے بچوں کی اپنی والدہ کو دیکھنے کے لئے بلبلاہٹ کی آوازیں۔ ہر آن میرے کلیجہ کو چھلنی کرتی تھیں۔ اور ان کی پرورش کا بار عظیم بھی میری نحیف گردن پر تھا۔ سب سے چھوٹے لڑکے کی عمر سوا دو سال کی تھی۔ انہیں دردناک حالات میں حضرت اقدس کے حکم کے ماتحت مجھے اکثر تبلیغ کیلئے بھی باہر جانا پڑا۔ مرحومہ کی وفات نے بچگی ماں کے فرائض بھی میرے کندھوں پر رکھ دیئے تھے۔ اس لئے جب میں باہر تبلیغ کے لئے جاتا۔ فطرتاً میرے دل کی لگن بچوں کی طرف لگی رہتی۔ اور ایک منٹ بھی اطمینان سے نا گذرتا تھا۔ مگر الحمد للہ کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے ہر حالت میں حضرت اقدس کے حکم کو سر آنکھوں پر رکھنے کی توفیق دی۔ جن کی دردبھری دعاؤں نے مجھے بہت غم والم کے خوفناک سمندر سے بسلامتی نکال کر لہلہاتے ہوئے سبزہ زار میں لا کھڑا کیا۔ اگرچہ میرا نکاح تو ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء کو ہی ہو گیا تھا جس سے تخیل کے زبردست تصورات سے میری نصف تکلیف تو اسی روز ہی کٹ گئی تھی۔ مگر حقیقی معنوں میں میری شادی کی ابتداء ۱۷ مئی سنہ ۱۹۱۷ء سے شروع ہوئی۔ میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ جس نے ہر مصیبت میں مجھے نوازا اور اس آڑے وقت میں میری دستگیری فرمائی۔ اور حقیقی معنوں میں مجھے نعم البدل عطا فرما کر میرے ملال کو راحت اور میری پژمردگی کو شگفتگی۔ میرے رنج کو انس۔ اور میرے غم کو سرور سے بدل دیا۔ ناظرین دعا اور تہ دل سے دعا فرماویں کہ وہ قادر مطلق جو اندھوں کو آنکھیں۔ لنگڑوں کو پاؤں۔ اور بیوہلوں کو ہاتھ دیتا ہے۔ وہ میری اس راحت اور شگفتگی بعد اندوہ سرور کو ہمیشہ اور ہمیشہ کیلئے قائم رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔ (راقم خاکسار محمد یوسف ایڈیٹر اخبار نور قادیان)

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین شیخ محمد یوسف نے چھپوا کر قادیان سے شایع کیا

سکھوں آریوں عیسائیوں میں تبلیغ اسلام کرنیوالی نور بک ڈپو کی نہایت ہی مفید کتابیں

سوانحعمری حضرت بابا نانک رح یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جسنے آجسے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہوکر ہندو مذہب کی کل اوہام پرستی کا کھنڈن (رد) کرکے کہا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ اور اپنے حال وقال سے ظاہر کردیا کہ اس وقت اگر کوئی مذہب سچا اس نیلگون آسمان کے نیچے ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے شروع پیدائش سے لیکر تادم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھ صاحبان کی نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں۔ کتاب کیا ہے صداقت کا آئینہ ہے معرفت کا دربار روحانیت کا چشمہ اسلام کا نور اس وقت اس ولی اللہ کے کروڑہا نام لیوا ہیں جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جارہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ خدا کے نام اور دین کی منادی کرنے والے چند بہی خواہ اٹھیں جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو سکھوں اور آریوں میں تقسیم کردیں اس کتاب کے مفید اور عمدہ ہونیکا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا دوسرا ایڈیشن معقول اور صاف سے طبع ہوا ہے

قیمت مجلد ۱۴ ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم اس بنظیر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نورالدین صاحب تحریر فرماتے ہیں ہیں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت ہی پسند آئی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی کتاب بہت ہی دلچسپ ہے

(دستخط نورالدین خلیفۃ المسیح اول)

علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے بہت ہی عمدہ ریویو کئے ہیں۔ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنیسے پہلے ہندوستان کی روحانی حالت۔ تمدنی ملکی مجلسی حالت کا ہو بہو فوٹو۔ ویدرامائن مہابھارت کا ہو بہو عکس قیمت ۸ ر

آریہ دھرم کا پول یہ وہی مختصر اور بیطیر اور جامعہ کتاب ہے جو آریہ سماج کی کل سلمہ اور مستند کتب کا فوٹو اور پول ہے اول ۱۹۰۱ء میں اس کا پہلا ایڈیشن چھپا اور اب پھر زبانہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اس بنظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی کہ ایک معزز و کرم سکھ سردار نے ۳۰۰ کاپی خرید کر اپنے آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کی قیمت اور دوستوں کو چاہیئے کہ ایسی نظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

جھوک مہدی والی پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کیلئے ایک بنظیر کتاب ہے یہ وہ شہرۂ آفاق کتاب ہے جسکا چرچہ گھر گھر ہے اور جسکا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے۔ اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت اور عمدگی خط و چھپائی کیساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دل ربا ہے قیمت ۱ ر

فتح مبین یہ وہ مباحثہ ہے جو ۲۱ مارچ ۱۹۰۱ء کو نواں شہر میں آریہ سماج کے ایک بڑے پنڈت سے خاکسار ایڈیٹر نور کا ہوا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے فتح مبین عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسقدر کامیابی اور نصرت عطا فرمائی کہ مباحثہ کے ختم ہونے پر عین پنڈال میں سردار بسنت سنگھ صاحب اور دیگر سکھ اور سناتن حاضرین نے باواز بلند یہ کہا کہ مسلمان جیت گئے۔ خود آریہ صاحبان نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا۔ اب یہ بنظیر مباحثہ کتابی صورت میں شایع ہوگیا ہے۔ یہ مباحثہ کیا ہے سمجھو کہ آریہ مذہب مذہب کی مسلمہ کتب کا بہترین خلاصہ ہے آریہ سماج کی مسلمہ کتب سے اس امر کو آشکارا کیا گیا ہے کہ وید کی رو سے ہم میں نجات ناممکن از روئے وید گوشت خوری جائز۔ نکاح ثانی اور نیوگ کے مقابلہ کے بعد خود آریہ صاحبان کی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ ناقابل عمل ہے اور نکاح ثانی عین فطرت کے مطابق۔ قرآن کریم اور وید کا مقابلہ نہایت احسن طریقہ سے کرکے یہ امر اظہر من الشمس اور مبرہن کیا گیا ہے کہ صرف قرآن شریف ہی قابل عمل ہے جو بنی نوع انسان کیلئے حسنات دارین کا ذریعہ ہے اگر آپ اسلام اور آریہ مذہب کا ہو بہو فوٹو دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ اس مباحثہ کو ضرور ملاحظہ فرمادیں اسکی خوبیوں کی اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہوگی کہ سردار بسنت سنگھ اور دیگر غیر مسلم حاضرین مجلس نے اس امر کو باواز بلند کہدیا کہ مسلمان جیت گئے خود سکرٹری آریہ سماج کو یہ کہنا پڑا کہ ہمارا پنڈت جواب نہیں دیسکا۔

۱۸-۲۲ کے ۶۰ صفحات قیمت ۴ ر

ثبوت واجب الوجود ہستی باری تعالیٰ پر ایک دہریہ کے اعتراضوں کا بدلایل عقلی و نقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے قیمت ۶ ر

تدبیر اس دہم کو ملک سے دور کرنے کے لئے کہ تدبیر اور کوشش و ہمت سے کچھ نہیں ہوسکتا۔ بحث تقدیر تدبیر تو کل کو بطور نادل سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے جو جملہ اعتراضات جو اس اوق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں بطریق فلسفیانہ حل کرکے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑ تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے قیمت ۶ ر

رنگین قطعات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین پیرایہ میں چھپوایا گیا ہے۔ مومن کی نشست گاہ کیلئے اعلےٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے۔ قیمت ۱ ر

بہارت برکش اس کتاب میں ایک مرتد کے منہ زور کتاب کا دنداں شکن جواب دیا گیا ہے اور ایسے احسن طریقہ سے آریہ سماج کے کل اعتراضات کا دنداں شکن جواب دیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے ہر ایک اعتراض کا کسی کسی رنگ میں جواب ضرور پاؤ گے۔ اس کتاب میں اسلام اور آریہ سماج مذہب کا مقابلہ اس طریقہ سے کیا گیا ہے کہ جو قابل شنید ہی نہیں بلکہ قابل دید ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب کو پسند فرمایا تھا۔ اور دوستوں کو خریدنے کے لئے سفارش کی تھی قیمت صرف ۸ ر

ان سب کتابوں کے ملنے کا پتہ :-

مینجر نور قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار نور قادیان

مؤرخہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۱۷ء

KHILAFAT LIBRARY

اسلام کی صداقت

مذہب آدمی کی فطرت میں داخل ہے

دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک چلے جاؤ۔ اور مشرق سے مغرب تک ڈھونڈھو۔ تو یہی تم کو کوئی شخص بغیر مذہب کا نہ ملیگا۔ جس کا کہ کوئی مذہب نہ ہو۔ مذہب انسان کے خمیر میں ملایا گیا ہے۔ اور مذہب آدمی کی فطرت میں داخل ہے۔ اسلئے انسان کسی نہ کسی کے آگے ضرور سر جھکاتا ہے۔ اور مشکل کے وقت اس کو پکارتا ہے۔ جیسا کہ ہم جس وقت بیمار پڑتے ہیں یا ہمیں اور کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو بیساختہ اللہ کو پکارتے ہیں۔

مذہب کی بنیاد نیک چلنی اور توحید ہے

تم خواہ کسی مذہب میں داخل ہو۔ یا کسی مذہب کی کتاب پڑھو۔ یا کسی مذہب کے عالم سے پوچھ دیکھو۔ تو تمہیں یہی معلوم ہوگا اور یہی ہدایتیں نظر آوینگی کہ اپنے پیدا کرنے والے کو مانو اور اس کے آگے سر جھکاؤ۔ ماں باپ کو مت ستاؤ۔ چوری مت کرو۔ زنا مت کرو۔ کسیکو دغا نہ دو۔ کسی کا نقصان نہ کرو۔ کسی کو ایذا نہ دو۔ ظلم نہ کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ دکھیاروں کی خبر لو۔ وغیرہ وغیرہ۔

پس ہر ایک مذہب کی بنیاد اگر غور کیا جائے تو ضرور توحید کا پتہ بھی لگتا ہے۔ اور نیک چلنی کی تعلیم و ہدایت بھی نظر آتی ہے۔ اور اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک مذہب شارع میں کسی نہ کسی پیغمبر سے ایجاد ہوا ہے اور ضرور وہ پیغمبر خدا ہی کا بھیجا ہوا آیا ہوگا۔

مذہب سے دنیا کا انتظام درست ہوتا ہے

پھر تم غور کرو تو ہر مذہب میں یہ ذکر ہوتا ہے کہ اگر تم اچھی راہ پر چلو گے تو جنت ملیگی اور بری راہ اختیار کرو گے۔ تو جہنم میں پڑو گے۔ یعنے مرنے کے بعد تمہاری روح کو راحت و آرام ملے گا یا تکلیف و ایذا ہوگی پس تم کسی صورت سے بھی اپنے اعمالوں کی سزا و جزاء پانے سے بچ نہیں سکتے۔ جنت اور دوزخ کے نام ہر زبان اور ہر مذہب میں پاؤ گے۔ انگریزی زبان میں ہیون اور ہیل کہتے ہیں۔ ہندی زبان میں سورگ اور نرک کہتے ہیں۔ پارسی زبان میں بہشت اور دوزخ کہتے ہیں۔ اسی طرح چاہو جس زبان میں ڈھونڈھ لو۔

پس یہ خیال کہ مرنے کے بعد ایک جگہ جانا ہے ہر مذہب اور ہر انسان کے دل میں موجود ہے۔ اور شروع دنیا کی پیدائش سے یہ خیال برابر چلا آتا ہے۔ اسی خیال کے رہنے سے آدمی ہزاروں گناہوں سے بچتے ہیں۔ اور یہ ڈر کہ جہنم کی آگ میں روح نہ جا پڑے۔ ہر وقت ہمکو برے فعلوں سے بچاتا رہتا ہے۔ اگر مذہبی خیال ہمارے دلوں سے اٹھ جاوے تو آدمی کو آدمی کھانے لگے اور چوری زنا قتل و ظلم و زیادتی کی انتہا نہ رہے۔ مذہبی خیال اور مذہبی دباؤ سے جسقدر دنیا میں چین اور امن رہ سکتا ہے اس قدر سلطنت و حکومت کے دباؤ سے ہرگز نہیں رہ سکتا۔ سلطان اور حاکم مار پیٹ کرنے اور قید میں ڈالنے اور پھانسی دینے سے مخلوق کو ڈراتے رہتے ہیں مگر جب تک جرم ثابت نہ ہو کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن مذہب تو یہ سناتا ہے کہ تم نے جو جرم کیا وہ منہ سے ثابت ہو گیا اور اسکی سزا سے تم بچ نہیں سکتے۔ کیونکہ اللہ تم کو ہر جگہ دیکھتا ہے اور تم کیسے ہو یہ اللہ پر خوب روشن ہے۔ گھبراؤ نہیں۔ جسدن تم مروگے اسدن تمہاری روح پر عذاب شروع ہو جائیگا۔ یوروپ کے دانشمند اور دنیا کے فلاسفر اس بات کے قائل ہیں کہ جہاں مذہبی تعلیم گھٹتی ہے وہاں گناہوں اور برائیوں کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔ اسلئے ہر مذہب والے کو اپنی مذہبی تعلیم میں سرگرم رہنا چاہیئے تاکہ دنیا کے انتظام اور امن میں خلل نہ واقعہ ہو۔

مذہب میں برائیاں اور بیہودہ تعلیم کیوں ہوتی ہے

کسی کسی مذہب میں ایسی ہدایت اور تعلیم بھی دیکھی جاتی ہے کہ اس میں زنا۔ کو بعض موقعہ پر جائز اور ظلم کو حلال بتایا گیا ہے۔ اس وقت اس مذہب کے بانی پر لاحول پڑھنے کو طبیعت چاہتی ہے۔ اور تعجب ہوتا ہے کہ نیک چلنی اور اخلاق کے اصول کے خلاف یہ مذہب کیوں ہے۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ بعد گذر جانے مدت دراز کے اور انقلاب زمانہ کی وجہ سے مذہب میں بھی تغیر و تبدل ہو جاتا ہے۔ لوگ خود غرض اور مطلبی جب اس مذہب کے پیشوا اور امام بنتے ہیں تو مذہب کی آڑ میں اپنے ارمان اور خواہشیں پوری کرنے کو ایسی باتیں نامناسب اور بد چلنی کی مذہب میں داخل کر دیتے ہیں اور اس طرح اگر تلاش کیا جائے تو ہر مذہب میں کچھ نہ کچھ تغیری اور تبدیلی پائی جاتی ہے۔

مذہب کے جھوٹے یا سچے ہونے کی پہچان کیا ہے؟

ہر مذہب کی ہدایتوں اور عمدگی اور مذہب کی ہدایتوں اور نصیحتوں کو دیکھکر معلوم کر سکتے ہیں۔ دیدم۔ مذہب کے ایجاد کرنیوالے کے چلن اور خوبیاں دیکھنی پڑتی ہیں۔ کہ وہ دنیا کے جاہ اور مرتبہ کا طالب اور دولت و حکومت کا خواہشمند تو نہ تھا۔ اس نے کہیں اسلئے لوگوں کو مذہب پر تو نہیں لگایا کہ لوگ اسکی عزت کرنے لگیں گے۔ اور دنیا کی سب نعمتیں اس کو اس پردہ میں حاصل ہو جائیں۔ سوم مذہب کے ایجاد

KHILAFAT LIBRARY

ہونے کا وقت اور موقعہ و محل بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ کیا اس زمانہ میں برائیاں عام طور پر پھیلی ہوئی ہیں یا نہیں۔ مذہب پیدا ہونے کے وقت کے بعد اس کی قبولیت کا اثر کیسے رہا اور کب تک رہا۔

جو مذہب کے جھوٹے ہوتے ہیں اور خود غرض لوگوں کے ہاتھ سے ایجاد ہوتے ہیں وہ مدت دراز تک قایم نہیں رہتے۔ بلکہ مٹ جاتے ہیں۔ اس مذہب کی قبولیت کا اثر دور دور تک نہیں پھیلنے پاتا اور اسکی تعلیم و ہدایت میں ضرور خود غرضی کی جھلک پائی جاتی ہے۔ اور اس کے بانی کے چلن دیکھنے سے سب قلعی کھلجاتی ہے۔

مذہب اسلام سے اور سب مذہبوں کا مقابلہ کرو

جو مذہب کے سچے ہیں اور دور دراز ملکوں تک پھیل گئے ہیں اور صدہا برس سے ابتک قایم ہیں وہ ضرور سچے مذہب ہیں۔ کیونکہ خدا جھوٹے مذہبوں کو ترقی نہیں دیتا ..... یہود کا مذہب اور عیسائیوں کا مذہب اور بودھ کا مذہب۔ یہ بہت مدت سے ابتک باقی رہے ہیں۔ اور ان کی مذہبی کتابوں میں اگرچہ بہت خلط ملط ہو چکا ہے لیکن سچائی اور نیک چلنی کی ہدایت اچھی طرح موجود ہے۔ جسکا انکار ڈھونڈھنے والے کو اور تلاش کرنے والے کو ہرگز نہ ہوگا۔ اور ضرور ان مذاہب کی ابتداء پیغمبروں سے ہوئی ہے۔ کیونکہ ہندوستان اور چین اور ایران میں ضرور پیغمبر پیدا ہوئے ہوں گے۔ لیکن ان مذہبوں کے بعد سوائے مذہب اسلام کے اور کوئی ایسا مذہب پیدا نہیں ہوا۔ کہ جو مقبول خلایق ہو گیا ہو۔ اور مشرق سے مغرب تک پھیل گیا ہو۔ اور اسکی ہدایتیں سب اس ایجاد کرنے والے کے چلن پر غور کرنے کے قابل ہیں۔ اور اس مذہب کے قایم رہنے کو بھی تیرہ سو برس ہو چکے ہیں۔ اور اسلام سب سے اخیر مذہب ہے۔ کیونکہ اس کے بعد کوئی مذہب ایسا ایجاد نہیں ہوا۔ اور ایسی خلایق میں مقبول ہونے کی ترقی نہیں پائی۔ پس دوسرے مذہب میں ایسی خلط ملط دیکھنے میں آتی ہے کہ جس میں سچ اور جھوٹ کو جدا کرنا امر دشوار ہو گیا ہے۔ اور مذہب اسلام میں ایسی خلط ملط نہیں ہے بخصوص قرآن ابتک لوگوں کی دست اندازی اور جعلسازی سے بچا ہوا ہے۔ اسلئے دوسرے مذہبوں کو اس وقت اپنی اصلی حالت پر لانا اور اس کے احکام پر جو بہت شکوک ہیں عمل کرنا کسی عقل کے نزدیک جائز نہیں

ہندو پارسی بودہ کے مذہبوں کو مسلمان کیوں نہیں مانتے؟

ہندو پارسی بودہ کے مذہب کو مسلمان کیوں نہیں مانتے۔ اس لئے کہ یہ کھلی عناصر پرستی کرتے ہیں۔ اور آگ وغیرہ کو پوجتے ہیں۔ اور ان کی کتابوں میں اسکی پوجا کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر کوئی خدا کا پیغمبر اس دین کا بانی ہوتا اور اس مذہب کو ایجاد کرتا تو بت پرستی کی جڑھ کاٹتا۔ اور توحید کا سبق سکھاتا پیشتر میرا بھی خیال ایسا ہی تھا لیکن جبکہ میں نے ان کی مذہبی کتابوں کی سیر کی اور فلسفی نظر سے انکی جڑھ بنیاد کا کھوج لگایا تو مجھے یقین ہوا کہ یہ بت پرستی رفتہ رفتہ پیدا ہو گئی۔ جیسے کہ عیسائیوں میں حضرت عیسیٰ اور مریم کے بت پوجے جانے لگے اور مسلمانوں میں تعزیہ و نعل صاحب وغیرہ کی پوجا شروع ہوئی۔ اور تعزیہ بتوں کی شکل و صورت پر نہ تھا۔ تو اس میں گھوڑے ہاتھی۔ براق۔ پتلی۔ شیر وغیرہ بت بٹھانے بھی شروع ہو گئے۔ اور مسلمان تعزیہ کو امام حسین رضؓ کے نام سے اور نعل کو دلدل گھوڑے کے نام سے پوجتے ہیں۔ اور بت پرستی کو اماموں اور بزرگوں کے مبارک نام کے پردے میں چھپانا چاہتے ہیں۔ ایسا ہی ہندو پتھروں کے بتوں کی آڑ میں اپنے پیشوا اور مہاتما اور دیوتا یعنے اولیاء اللہ کے نام سے پوجتے ہیں۔ جیسا کہ رام کی مورتی اور ہنومان کی مورتی۔ اور کرشن جی کی مورتی وغیرہ وغیرہ ورنہ وہ بھی جانتے ہیں کہ پتھر میں کوئی کرامت نہیں یہ ہمیں کیا نفع نقصان پہونچا سکتا ہے۔ مگر نہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دیوتاؤں کا تصور باندھنے کے لئے مورت بنانا ضروری ہے اور اسکی پوجا کرنے سے انکی ارواح خوش ہوگی۔

اب رہی یہ بات کہ ان کی کتابوں میں کیوں بت پرستی کی اجازت دیگئی اور توحید کی تعلیم کیوں نہیں۔ تو اس کا جواب صحیح صحیح یہ ہے کہ اہل ہنود کی مذہبی کتابوں میں یہ باتیں ناواقف لوگوں نے داخل کر دیں ورنہ ابھی ابھی بعض مقام پر توحید کے ایسے ایسے اوصاف صاف الفاظ میں موجود ہیں۔ جیسے کہ قرآن مجید میں موجود ہیں۔ پس اسی بات کے دیکھنے سے ہم کو یقین ہوا کہ اس مذہب کی اصل اور بنا اچھی ہوگی۔ بودھ مذہب سے مجھے جسقدر واقفیت ہے۔ اور بدھ کی سوانحعمری دیکھنے سے جو بات مجھے معلوم ہوئی وہ یہ ہے۔ کہ اس کے چلن اور اس کی تعلیم نہایت عمدہ اور معقولی تھی اور جیسا کہ ہم پیغمبروں کو خیال کرتے ہیں ویسا ہی بلا تعصب بودھ کا مذہب تھا۔ اور اس کے مذہب کی مقبولیت بھی کچھ کم نہیں ہوئی۔ پس سارے ثبوت سچ ہونے کے موجود ہیں۔ لیکن اب ان مذاہب میں اصلیت بہت کم ہو گئی ہے۔ پس اب کسی صورت سے بھی یہ مذاہب کھرے نہیں ہو سکتے۔ نہ تو بودہ زندہ ہو کر اپنی تعلیم سے خلط ملط کو نکال سکتا ہے اور نہ ہی برہما جی اپنے ہندو مذہب کی کتاب کو پھر آکر قابل عمل بنا سکتے ہیں۔

جب ایک دین بگڑتا ہے تو دوسرا دین پیدا ہو کر وحدانیت اور نیک چلنی کو مضبوطی اور تازگی بخشتا ہے۔ پس دین اسلام ان گذشتہ دینوں کے خراب ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوا۔ اور اسنے وہی تعلیم شروع کی جو کہ دراصل سچے دین میں ہونی چاہیئے۔

ہندوؤں کے مذہب میں توحید کا سبق موجود ہے

انگریزی

KHILAFAT LIBRARY

لوگ جو دانایان فرنگ کہلاتے ہیں۔ اور عقل و حکمت کی باتوں کو ہر جگہ تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ہر شئے کی تحقیق و تدقیق کا کمال شوق رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہندوؤں کے مذہب کی خوب چھان بین کی ہے اور ویدوں میں جہاں جہاں توحید کے الفاظ ملے انہیں ڈھونڈ نکالا ہے۔ اسی تحقیق کے باعث یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بت پرستی اور دیگر بیہودگیاں اس مذہب میں زمانے کے انقلاب نے پیدا کر دیں۔ اور خود غرض لوگوں نے بعد میں مذہب کو لگا ڈالا۔ ویدوں میں توحید کا جو سبق نظر آیا ہے وہ یہاں درج کیا جاتا ہے:۔

اور وہ یہ ہے:۔

"کہ وہ وحدہ حقیقی ہے وہ کمال صدق اور عین مسرت ہے اس کی ذات بے مثل اور غیر فانی ہے۔ نہ زبان کو اس کے بیان کی طاقت ہے نہ عقل کو اس کے ادراک کی قدرت۔ وہ سب میں عیان اور سب پر غالب ہے۔ اپنے علم بیحد اور حکمت غیر متناہی سے سرور ہے۔ زمان اور مکان سے منزہ ہے۔ اس کے پاؤں نہیں۔ مگر وہ بہت تیزی سے چلتا ہے۔ اس کے ہاتھ نہیں لیکن کل عالم کو اٹھائے ہوئے ہے۔ اس کی آنکھیں نہیں پر سب چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اس کے کان نہیں مگر سب آوازوں کو سنتا ہے۔ سب چیزوں کو سمجھتا ہے اور کسی سمجھانے والے کا محتاج نہیں۔ کل اسباب کا سبب ادلی ہے۔ اور اس کا کوئی سبب نہیں۔ وہ سب پر حاکم اور سب پر غالب ہے پیدا کرنے والا اور بچانے والا۔ اور کل اشیاء کی صورت پلٹنے والا۔ وہ نرانجن نراکار ہے۔"

مذہب اسلام بھی اسی بات کا مقر ہے کہ خدا نے اپنی بے حد مہربانیوں اور عنایتوں اور لطف و کرم کے باعث ہر قوم و ملت اور ہر ملک و مملکت میں پیغمبر مبعوث کئے۔ اور سب بندوں کو راہ ہدایت دکھلائی ہے۔ اور اسلام میں پیغمبروں کی گنتی اور تعداد کے ساتھ ایمان لانیکا حکم نہیں۔ پس ممکن ہے۔ کہ ہندوستان میں پیغمبر پیدا ہوئے ہوں۔ اور یہ سبق توحید کا انہوں نے سکھایا ہو؛ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ ترجمہ اور واسطے ہر ایک امت کے پیغمبر ہے پس جب وہ آتا ہے پیغمبر ان کا فیصل کیا جاتا ہے درمیان ان کے ساتھ انصاف کے اور وہ نہیں ظلم کئے جاتے ہیں۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ وَإِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ترجمہ سوائے اس کے نہیں کہ تو ڈرانیوالا ہے۔ اور ہر ایک قوم کے واسطے ہدایت کرنیوالا گذر چکا ہے۔ (رعد)

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان اور چین وغیرہ ملکوں میں خدا کیطرف سے رسول مقرر ہو چکے ہیں:۔

لیکن ہر چیز میں اور ہر شئے میں تغیر و تبدل پیدا ہو جاتا ہے اور نئی نئی باتیں اور نئے نئے رواج داخل ہو جاتے ہیں۔ پس مذہبوں میں بھی نئی باتیں داخل ہو گئیں۔ اور صاف ظاہر ہے کہ یہ مذہب اب اپنی اصلی حالت پر نہیں رہا۔ اور اسی طرح بودھ مذہب اور پارسیوں کے مذہب کی یہی حالت ہے۔ نصاریٰ (عیسائی) اور یہود کی کتابوں میں بھی افراط تفریط داخل ہو گئی۔ پس ضرورت ہوئی کہ خدا نیا پیغمبر پیدا کرے۔ اور از سر نو توحید کا سبق اور نیک چلنی مخلوق کو سکھائے۔ اور اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اس جہان میں تشریف لائے۔

معجزہ اور کرامات مذہب کے سچ ہونیکی دلیل کیوں نہیں ہیں

ہم مسلمان لوگ معجزہ اور کرامات کو بھی مذہب کے سچے ہونے کی دلیل سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ اس وقت کہ ابھی کوئی پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہوا آوے۔ اور ہم اسے کہیں کہ فلاں بات ہمیں کر دکھا جو بات نہ ہونے جیسی ہو وہ کر دکھائے تو سچا ہے نہیں تو جھوٹا۔ لیکن یہ بعض مسلمانوں کی بڑی کج فہمی اور ہٹ دھرمی کی بات ہے اور سخت ناانصافی کی بات ہے کہ اپنے پیغمبر کے گذرے ہوئے معجزوں کو فقط زبانی سنا کر غیر مذاہب والوں کو قائل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جبکہ غیر مذاہب والے اپنے دیوتاؤں کے ایسے ہی عقل و قیاس سے بعید اور حیرت انگیز قصے کرنے بیٹھتے ہیں تو مسلمان اس کو صحیح نہیں مانتے۔ بلکہ قہقہہ لگاتے ہیں۔ پس معجزہ اگر مذہب کے سچ ہونے کی دلیل ہے تو صرف ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے اس معجزہ کو دیکھا۔ دوسرے لوگوں کے سامنے معجزہ اور کرامات بیان کر کے ان کو قایل کرنا۔ اور آپ ان سے ایسے قصے سنکر قایل نہ ہونا۔ ناانصافی ہے۔

معجزہ اور کرامت اور شعبدہ اور جادو۔ میں کیا فرق ہے

معجزہ اسے کہتے ہیں جو پیغمبر اپنی سچائی کے ثبوت کے لئے پیش کرتے ہیں۔ کرامت اسے کہتے ہیں جو اولیاؤں سے اور خدا کے نیک بندوں سے کبھی ظاہر ہو جاتی ہے اور یہ بھی معجزہ کی ایک شاخ ہے۔ اسے فقط پیغمبروں کے ادب کے لئے معجزہ نہیں کہتے۔ جادو اور سحر اسے کہتے ہیں کہ جو عمل عملیات اور چلہ کشی اور منتر تنتر پڑھنے سے لوگ کسی چیز اور کسی بات کو اپنے قابو میں کر لیتے ہیں۔ شعبدہ اسے کہتے ہیں کہ جس میں دواؤں کے اثر سے اور حکمت عملی و ہاتھ چالاکی سے کام لیا جاتا ہے۔

جادوگر اور شعبدہ باز اگر نبوت کا دعویٰ کرے

ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ نبوت اور پیغمبری کا دعویٰ اگر کوئی کرے

تو اس کا وقت اور موقعہ دیکھنا چاہیئے۔ اول یہ کہ اللہ کی توحید میں خلل آگیا ہو۔ دوم نیک کام اور نیک چلنی مخلوق سے اوٹھ گئی ہو۔ اور لوگ بری باتوں کو اچھی سمجھنے لگے ہوں۔ اور مذہبی کتابوں میں بھی رسم و رواج اور بری بری باتیں داخل ہو گئی ہوں۔ اور ایسے موقعہ پر پیغمبر کا ظاہر ہونا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔

تیسرے یہ کہ پیغمبر کی ہدایتیں اور نصیحتیں عقل کے خلاف نہ ہوں۔ بلکہ دنیا میں ان سے امن اور چین پھیلے۔ اور شر و فساد و ظلم و زیادتی دور ہو

چوتھے یہ کہ خود پیغمبر کے چال و چلن شروع سے آخر تک خود غرضی اور مطلب سے پاک ہوں اور پیغمبر کو گو لاکھوں مصیبتیں نازل ہوں مگر وہ اپنی ہدایت سے باز نہ رہے۔

پنجم یہ کہ معجزہ اس کا تمام جادوگروں اور شعبدہ بازوں پر غالب آوے اور سب کو قایل کر دے پس یہ تمام باتیں پیغمبر اور جادوگر میں فرق معلوم کرنے کے لئے دیکھی جاتی ہیں۔"

اسلام کا کیا یہ کوئی کم زبردست معجزہ ہے ....

جبکہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت سا زمانہ گذر چکا ہے۔ ہم اپنے مذہب کے عام مقبول ہونے اور مشرق سے مغرب تک پھیلنے کی دلیل پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ جغرافیہ اور تواریخ اس دلیل کا شاہد ہے۔ اور کوئی نہیں بتا سکتا کہ مذہب اسلام کے بعد ایکہزار تین سو برس میں یعنے آجتک کوئی مذہب ایسا پیدا ہوا ہو۔ جس کو خدا نے ایسا چاہا ہو اور اس میں توحید کا سبق ہو اور نیک چلنی کی ہدایت ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

پس اسلام جیسا سچا مذہب اس زمانے میں کوئی نہیں۔ کیونکہ یہ مذہب سب مذہبوں کے آخر میں۔ ان سب مذہبوں کے بگڑ جانے کی وجہ سے اللہ نے پیدا کیا ہے۔ اور اس کے نہ بگڑنے دینے کا قرآن میں وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ وعدہ اب تک صحیح ہوا ہے

کہ مذہب اسلام کے بعد ایسا مقبول مذہب کوئی نہیں پیدا ہوا۔ اور دنیا میں نہیں پھیلا۔ پس ضرور ہمارے پیغمبر خاتم النبیین (یعنے تمام نبوتوں کی مہر) ہیں۔

..... اگر کسی کو اس پر بھی اسلام کی حقانیت کا یقین نہ آوے۔ اور ایسی موٹی دلیل اور ایسی علامت اور کھلی ہوئی نشانی کو تم نہ دیکھو نہ سمجھو تو اس میں اسلام کا کوئی قصور نہیں۔ تمہارا ہی قصور ہے۔ اور تم اپنے قصور کے جواب دہی کے ذمہ وار ہو۔ وما علینا الا البلاغ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم!
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

KHILAFAT LIBRARY

نامہ صادق

جہاز میں ایک معزز مسلمان کے ساتھ سلسلہ حقہ کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ فرمانے لگے۔ آپ ولایت جاتے ہیں۔ مگر ہندوستان میں ابھی تبلیغ کا کام بہت باقی ہے آپ کے پنجاب میں سکھوں کی قوم ہے۔ ان کی اصلاح کی طرف توجہ چاہیئے تھی۔ میں نے عرض کی کہ ہمارا کام ہے چاروں طرف تبلیغ پہنچانا تاکہ ہر طرف کے سعادتمند لوگ قبولیت کا ثواب پاویں۔ سکھوں میں بھی کام ہو رہا ہے۔ بلکہ تمام ہندوستان میں صرف ہمارا ہی ایک اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں کی خدمت کر رہا ہے۔ اور اس کا نام ہے۔ نور۔ نور کو اگرچہ آریوں کے مقابلہ میں بڑی مدافعت میں حصہ لینا پڑتا ہے۔ مگر اس کا بڑا کام دراصل سکھوں کو مسلمانوں کے ساتھ ملانے کا ہے۔ اور یہ ملانا کسی مخالفت کو ظاہر کر کے نہیں۔ بلکہ موافقت کے اظہار سے ہے کہ بابا صاحب بھی دراصل مسلمان ہی تھے۔ تو تم اسلام سے کیوں دور رہتے ہو۔ اپنے اسی طرز کو مدنظر رکھتے ہوئے چونکہ ایڈیٹر صاحب نور کی یہ دلی خواہش ہے۔ اور وہ شب و روز اسی فکر میں رہتے ہیں کہ یہ غلطی خوردہ دوست جلد سے جلد راہ راست پر قدم ماریں۔ اسواسطے میں بھی اپنے ایک وعدہ کے اظہار کیلئے نور کے کاملوں منتخب کرتا ہوں۔

میرے قدیمی دوستو! اختلاف کا شگاف دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ تمہارے قومی اخبار میں جس کے مضامین کے واسطے تم میں سے ہر ایک ذمہ وار ہے۔ اس عاجز کی ذات کے متعلق بھی جو کچھ لکھا گیا۔ سو لکھا گیا۔ مگر میں آپ لوگوں کی دلی خیر خواہی سے اب بھی دردمند ہوں اور تمہارے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ میں اس وقت ایک ایسے سفر میں ہوں۔ جس کا خطرہ ظاہر ہے۔ اور بچ رہنا صرف اللہ کے خاص فضل سے ہے۔ ایسی حالت میں بھی میں تم کو نہیں بھولا۔ اور تمہارے لئے دعائیں کرتے ہوئے میں نے اپنے آنسو بہائے ہیں۔ تم نے قادیان کو چھوڑا اور میں وہیں رہا۔ تم نے خلافت کا انکار کیا اور میں نے اسے قبول کیا۔ تم حضرت محمود کی مخالفت میں کھڑے ہوئے اور میں اس کے خادموں میں شامل ہوا۔ جو گھر کو چھوڑ کر چلا گیا۔ وہ گھر کے حالات سے باخبر نہیں رہ سکتا۔ پس تم میری بات کو سنو۔ قادیان کی رہایش کی برکات دن بدن ترقی پذیر ہیں۔ خلافت ایک رحمت اور فضل ثابت ہو رہی ہے۔ حضرت محمود خدا کے خاص پیارے ہیں۔ تم گھر کو واپس جاؤ۔ تاہم خوشی مناؤ۔ اور کہیں کہ صبح کا بھولا شام کو آیا۔ اسے بھولا نہ سمجھو۔ خاتمہ بالخیر ہو جائے۔ تو سب خیر ہی خیر ہے۔ یہ درد دل کی بات ہے۔ جو خاص اخلاص سے لکھی گئی ہے۔ مبارک ہے وہ جو اس کو قبول کرے۔

عاجز محمد صادق عفی عنہ

۱۴ اپریل ۱۹۱۷ء

ویدوں کی تاریخ پر ایک محققانہ نظر

شروع ایشور کے نام سے جو بڑا کرپالو اور بڑا ودیاوان ہے

حمد و نعت کے بعد واضح ہو کہ اس زمانہ میں عوام کے عقائد میں جہاں بہت سی خرابیاں واقع ہو گئی ہیں وہاں ایک یہ بہت بڑی وزنی خرابی بھی پیدا ہو گئی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ایشور۔ پرمیشور۔ شری نارائن۔ ہری نرائن رام ناتھ۔ ہری ناتھ۔ جوتی سروپ وغیرہ ایشور کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں یہ خیال جما ہوا ہے کہ جس طرح ایشور کی عمر دراز اور موت و غم وغیرہ سے پاک ہو گی۔ اور اس کی وجہ سے اس کے پاک ناموں کی وہ بے عزتی ہو ہی ہے کہ الاماں۔ دیکھی سنی نہیں جا سکتی کہ ہم عمر بچے نام لے لیکر مغلظات بکتے اور گالیاں دیتے ہیں۔

ویسے ہی سادھوؤں۔ سنتوں اور طالب علموں کی جماعت میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے گوروؤں کو پرمیشور کا اوتار اور روپ اور مورت اور رشی مہارشی مانتے ہیں۔ اگر کوئی اس سے منع کرتا ہے تو اس سے لڑنے اور مارنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کا اوتار اور رشی مہارشی ہونا وید۔ شاستروں سے ثابت نہیں۔ اور نہ اُن میں لکھا ہے کہ تم خواہ کسی کو ایسے اور ویسے خطاب دیا کرو۔ اور ان کے ایسا کرنے سے سچے رشیوں کی شان میں فرق آتا ہے۔ اور ناواقف لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ گذشتہ زمانہ کے رشی بھی ایسے ہی کم علم اور معمولی لیاقت والے وغیرہ ہوتے ہونگے کہ جیسے موجودہ زمانہ کے لوگ ہیں۔ سچے رشیوں کے حالات و بیانات جو کہ ویدوں شاستروں اور پورانوں میں مذکور ہوئے ہیں بے شمار ہیں۔ میں ان میں سے قدرے یہاں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ امید بر اں کہ ہمارے دوست مطالعہ فرما کر راہ پائینگے۔

رچا کے معنی

جاننا چاہئے کہ ویدوں کی عبارت کو برہمن لوگ منتر کہتے ہیں۔ اور وہ دو مصرعہ کا ہوتا ہے اور مصرعہ کو رچا کہتے ہیں۔ اور رچا لفظ کے معنے ہیں۔ کسی کی تعریف کرنا۔ اور اصطلاح میں ہیں۔ حد سے زیادہ مبالغہ کے ساتھ کسی کی تعریف کرنا جیسا کہ ذیل کے منتروں سے ہویدا ہے۔

اندر دیوتا کی تعریف

"جیسے دوست دوست کو مدد دیتا ہے۔ ویسے ہی اگنی نے تین سو بھینسے صاف کئے۔ اپنی مرضی کے موافق اور کر رتو کے قتل کے لئے انہی کے دان سے بچڑے ہوئے سوم رس کے تین تالاب پی گیا۔" (رگ وید منڈل ۸ سوکت ۲۹ منتر ۷)

"ہے اندر! جب تو صاف کئے ہوئے تین سو بھینسے صاف کر چکا اور مکھوں کی حیثیت سے سوم رس کے تین تالاب پی چکا۔ جب دیوتوں نے گویا خوشی کا نعرہ لگایا۔ کہ اندر کی جے ہو جیو۔ کیونکہ اس نے اجگر کو قتل کیا ہے۔" (رگ وید منڈل ۵ سوکت ۲۹ منتر ۸)

یہ دو منتر اور چار رچا ہیں۔ مبالغہ کے ساتھ اندر دیوتا کی تعریف کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ رچا پر روز الفاظ اور حد سے زیادہ مبالغہ کا مجموعہ ہوتا ہے اور جنہوں نے انہیں تیار کیا تھا۔ وہ اہل زبان و اہل حال تھے۔ اہل قال نہ تھے۔ اور اس پر بھی کسر نفسی کا یہ حال کہ کوئی رشی کہتا ہے کہ

۱۔ (نا ہم تتم جامی نہ او تم) میں نہ تا نتا جانتا ہوں نہ بانا بننا (رگ وید منڈل ۶ سکونت ۹ منتر ۲)

۲۔ وہی تا نا تنتا جاتا ہے۔ وہی بانا بننا (ایضاً منتر ۳)

یعنے دیوتوں کی استتی جیسی کہ بامبالغہ ہونی چاہیئے وہ ہم سے نہیں ہو سکتی۔ وہی اپنی استتی کو آپ کرنا جانتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

صبح اور شام کی دیوی کی استتی

۳۔ بڑی شان والی رات اور صبح۔ تا نا تننے والی دو عورتوں کی مانند بار بار آتی اور برابر چلتی رہتی ہیں۔ اور

منتروں کا طرز کلام

منتروں کے طرز کلام سے یہ پایا جاتا ہے کہ وہ بلند خیالی اہل زبان شاعروں کے خیالات اور دلی جذبات اور سادگی وغیرہ سے پُر ہے۔ اور ہر رچا میں ایک تعریف خاص ہوتی ہے۔ جو کہ لطف خاص رکھتی ہے۔ اور کسی نہ کسی زمانہ کا واقعہ معلوم ہوتا ہے۔

زمانہ کا ذکر

جب رچاؤں پر نظر ڈالی جاتی ہے تو اس میں تین زمانے پائے جاتے ہیں۔ ماضی۔ مستقبل اور حال۔ ماضی سے مراد وہ زمانہ ہے جو کہ ویدوں کے تصنیفی زمانہ سے بیشتر گذرا ہے۔ اور وہ بہت بڑا اور دراز تھا۔ مستقبل سے مراد وہ زمانہ ہے۔ جو ویدوں کے تصنیفی زمانہ کے بعد شروع ہوتا ہے اور اس وقت چل رہا ہے۔ زمانہ حال سے مراد وہ زمانہ ہے کہ جس میں وید تصنیف ہوتے رہے ہیں۔ اور یہ بات ویدوں کے منتروں سے ظاہر ہے۔ محتاج بیان نہیں ذیل کے منتر بطور شہادت کے ملاحظہ ہوں:۔

(۱) (پورودے) سب سے پہلے زمانہ میں جنہوں نے پوچھوٹنے کے وقت قدیم اُشار صبح کی دیوی) کو دیکھا ہے وہ گذر گئے۔ اب ہم اُسے دیکھتے ہیں اور جو آئندہ پیدا ہوں گے وہ دیکھیں گے۔ (رگ وید منڈل اول سوکت ۱۱۳ منتر ۱۱)

(۲) اُشار صبح کی دیوی) (پورودا) پرانے زمانہ سے نمودار ہوتی چلی آتی ہے۔ وہ دولت کا چشمہ ہے۔ ہم پر چمکتی ہے اور آئندہ کو پیدا ہونے والوں پر چمکے گی۔ وہ ہمیشہ رہنے والی ہے (رگ وید منڈل اول سوکت ۱۱۳ منتر ۱۳)

(۳) جو اندر زمانہ گذشتہ میں بھی اور زمانہ حال میں بھی اور زمانہ آئندہ میں بھی قدیمی منتروں سے بڑھتا ہو۔ اور اُن اُن طاقتوں میں اسی یجنہ کے ذریعہ یہاں آنے کو دعوت دیتا ہے۔ میں اس کے دل کو اس لئے خوش کرتا ہوں کہ مجھے تازہ تازہ خوشیاں حاصل ہوں۔ (رگ وید منڈل ۳ سوکت ۳۲ منتر ۵)

اور بڑی طاقت والی نہایت عمدہ دودھ دیتی ہیں۔ ایسا کہ وہ دونوں ہمارے اس یجنہ کے لئے لمبے لمبے تار پھیلائیں۔ جس سے یجنہ کا کپڑا بنے (رگ وید منڈل ۲ سوکت ۳ منتر ۶) یعنے کما حقہ دیوتوں کی تعریفیں کریں

زمانہ کے حدود

زمانہ ماضی دو سوت منو پر ختم ہوتا ہے۔ اور زمانہ حال دو سوت منو سے شروع ہو کر ویاس جی کے شاگردوں۔ مہابھارت کے راویوں شونک اور سوت اور شکدیو تک پورا ہو جاتا ہے اور زمانہ مستقبل شکدیو وغیرہ سے شروع ہوتا۔ اور قیامت تک چلا جاتا ہے۔ اور مستقبل ماضی کی بہ نسبت بہت بڑا محذوش تھا۔ مخالفوں کا زور چل جانے کے سبب سے دیوتوں کے ہاتھ سے نکل کر رومیوں یونانیوں میں پہنچی۔ اور انہوں نے ان کے سب جلسے اور ہنگامے منتشر کر دیئے۔ پھر وہ شور و زور کا سننا اور سنانا جاتا رہا۔ اس کے قائمقام اور چیزیں ہوئیں اور نئی نئی بدعتیں چل نکلیں۔ اور دنیا ان کی پیرو ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ پھر رشیوں کا ہونا مسدود ہوا اور کوئی اس قابل نہ ہوا کہ قرار واقعی منتر دکھاتا۔ اور منتر درشٹاتا کہاتا۔ مگر افسوس کہ منتر دکھانے والوں کی جگہ اس دنیا سے خالی ہوئی۔ اسی واسطے زمانہ مستقبل کا بنا ہوا کلام ویدوں میں نہیں پایا جاتا۔ اور رشیوں کے زمانہ کے اعتبار سے اس کے بنانے والے دو قسم کے حضرات معلوم ہوتے ہیں۔ نئے رشی اور پرانے رشی۔ ذیل کے منتر لکھو۔ شہادت کے ملاحظہ ہوں۔

نئے اور پرانے رشی

(۱) ایسا ہو کہ وہ اگنی جس کی تعریف (پورے بھی) پرانے زمانہ کے رشی اور (نوتنو) نئے زمانہ کے رشی کرتے چلے آتے ہیں۔ وہ دیوتوں کو ادھر متوجہ کرے (رگ وید منڈل اول سوکت اول منتر ۲)

(۲) جو کہ (پوروے رشیو) پرانے زمانہ کے رشیوں نے اور (نوتنو) نئے زمانہ کے رشیوں نے اندر کی تعریف میں منتر (جنیت) بنے ہیں۔ دوستی اور دولت کے حصول کے لئے۔ وہ برکت والی دوستی اور دولت ہمارے ساتھ مدام رہے۔ اور اے دیوتو! تم سب ہماری مربیانہ حفاظت کرو (رگ وید منڈل ۷ سوکت ۳۲ منتر ۹)

(۳) ہے اگنی تیرے پروں والے بازو بوڑھاپے سے محفوظ اڑنے والے ہیں تو ان سے راکشوں کو قتل کرتا ہے۔ اور انہی سے بنے ہوئے بہت اچھے سورگ میں ہم لوگ جاویں گے۔ جس میں (پرتھم جامہا) زمانہ گذشتہ کے (پورانا) پورانے پورانے (رشیا) رشی پہنچ چکے ہیں (یجر وید ادھیائے ۱۶ منتر ۵۲)

(۴) اس عمدہ طرح سے بنے ہوئے سورگ میں بخوبی پہنچو۔ جو کہ بھرپور بانیوں یا منتروں یا آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر بنایا گیا ہے جس میں (پرتھم جامہا) گذشتہ زمانہ کے (پرانا) پورانے پورانے (رشیا) رشی چل بسے ہیں (یجر وید ادھیائے ۱۶ منتر ۵۸)

اصلی مدعا کے علاوہ ان دنوں منتروں سے جنت کا پیدا ہو چکنا اور اس میں بڑے بوڑھے رشیوں کا چل بسنا بھی موجود ہے۔ اور منتروں کے لفظوں آجانے کے سبب کوئی عقلمند انسان اس کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور اس کے حالات کے متعلق اپ لشدھ کا قول ہے کہ:۔

KHILAFAT LIBRARY

سورگ لوک میں ڈر ہے نہ ذرہ بھر اندیشہ موت ہے نہ بوڑھاپا بھوک پیاس کو رد کر کے۔ سارے غم اور اندیشے دور کر کے سورگ میں رہنے والے خوشیاں مناتے ہیں۔

(۵) ہے پوجا کے قابل (صبح کی دیوی) اشا جس کو گذشتہ زمانہ کے رشیوں نے اپنی حفاظت اور خوراک کے لئے پکارا تھا۔ جو کہ پاک روشنی سے منور ہے۔ ہمارے چڑھاوے لے اور ستودنی سن (رگ وید منڈل اول سوکت ۴۸ منتر ۱۴)

پنڈت دیانند صاحب کے بھاش میں بھی نئی پرانی چیزوں نے پرانے رشیوں وغیرہ کا اور گذشتہ زمانہ کا ذکر آیا ہے۔ بطور نمونہ ذیل کے مقامات ملاحظہ ہوں۔

(۶) پرانے پرانے رشی گذشتہ زمانہ کے جوگی اور زمانہ حال کے جوگی (یجر وید بھاش ادھیائے ۵۔ منتر ۱۲ کا ٹکڑا)

(۷) جو زمانہ حال میں زمین پر موجود (پران) گذشتہ زمانہ کے علوم پڑھ چکے۔ اور جو نئے زمانہ کا علم پڑھنے والے باپ دادے الخ (یجر وید بھاش ادھیائے ۱۲۔ منتر ۴۵ کا ٹکڑا)

(۸) بہت نیک چلن بڑے بڑے دانشمندوں کو (انسانوں کے سال یا ست یگ وغیرہ جگوں کو یاد رکھ چکے ہیں ایسے ہی ان عالموں کو اور یگوں کو تو بھی یاد رکھ (یجر وید ادھیائے ۱۲ منتر ۱۱۱ کا ٹکڑا)

ان ٹکڑوں سے ثابت ہوا کہ وید ست یگ وغیرہ گذر جانے اور مہابھارت وغیرہ پر ان تمام بزرگوں کے حالات جمع ہو جانے کے بعد بنا ہے کہ ان کے پڑھنے اور یاد رکھنے کی وہ ہدایت کرتا ہے۔

نئے اور پرانے منتر

بیانات بالا سے جیسا کہ رشیوں کے دو گروہ ثابت ہوئے ہیں۔ ویسے ہی ان کے کلام میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ ایک پرانا اور ایک نیا کہلاتا ہے۔ اور اس کی تفصیل خود منتروں میں موجود ہے ذیل میں دیکھئے:۔

(۱) ہے پاک ندیو تم میرے نرم نرم بچن سننے کے لئے ایک مہورت کھڑی رہو۔ کوشک کا فرزند روشوامتر ایک پرانا بنایا ہوا منتر گا کر کلیان کی خواہش سے ہیں دریائے سندھو کو ہانک مارتا ہوں (رگ وید منڈل ۳ سوکت ۳۳۔ منتر ۵)

اس منتر کی شرح میں لکھا ہے کہ جو قت وشوامتر نے دریائے ستلج کو آواز دی کہ ٹھیر جا۔ وہ فوراً کھڑا ہوا اور وشوامتر مع اپنے ساتھیوں کے پار اتر گیا۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ویدوں میں بھی وہ پرانا منتر مذکور نہیں ہوا۔ اور نہ وقائع نگار نے اسے لکھا کہ جسکو پڑھکر وشوامتر نے چلتے ستلج کو بند کیا تھا۔

ستلج پر جا کر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ ہری کے گھاٹ کا ہے جہاں ستلج اور ویاس جمع ہو کر بہتے ہیں اور اس عظیم الشان واقعہ کے ظہور پذیر ہونے کی وجہ سے اس گھاٹ کا نام ہری کا پتن یعنے خدا گھاٹ ہوا۔

یہ واقعہ بھی بعینہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع علیہم السلام کے عہد میں ظہور پذیر ہوا۔ تھا کہ انہوں نے دریائے نیل کو روکا اور بنی اسرائیل کو اس پار لنگھایا۔

ہندوستان میں نصاریٰ

جنوبی ہند میں تھوما

KHILAFAT LIBRARY

حواری کا گرجا موجود ہے اور ملتان پنجاب میں تو تما سادھوؤں کی قوم ہے جو کہ ایشا بابا کے گیت گاتی اور ایش اُپ نشدھ کو حضرت مسیح کی استتی کہتی ہے اور اس قدر مشہور ہے کہ بیان کی ضرورت نہیں۔ اور بہت سی دنیا تھوما کی مطیع وہاں پر ہے۔ اس سے معلوم ہُوا کہ جنوبی ہند میں تعمیر کی شروع سے ہی وارد ہو چکے تھے اور عیسوی مذہب کی اشاعت پہلی صدی ہی سے شروع ہوئی اور اس قدر پھیلی کہ جماعت کے لوگوں کے لئے ایک عظیم الشان گرجا بھی بن گیا کہ جسے تھوما کا گرجا کہتے ہیں۔ اور گرجا بن جانا اس کے استحکام کی اعلیٰ دلیل ہے جس مذہب کی اس قدر ترقی ہو اس کی تعلیم ضرور ہی اس سے زیادہ شہرت پذیر تھی۔ اور عیسائیوں کی یہ تعلیم نہایت قدیم ہے جو کہ عقیدے میں داخل ہے کہ مسیح کی پسلی توڑی گئی۔ دفن کیا گیا۔ مردوں میں سے جی اٹھا۔ اس کا اثر ویدوں کے شاعروں پر بھی ہُوا۔ چنانچہ اس واقعہ کو اس طرح قلمبند کیا اور ویدوں میں درج فرمایا ہے۔

حضرت مسیح کا جی اُٹھنا

ہے گھوڑوں کے مالک اگرُوہا کنواری کے بیٹے کو تو نے دیمک کے ڈھیر سے نکالا جسے دیمک کھا رہی تھی۔ اس اندھے کو سوجھتے سانپ نے پکڑا اور اس نے مٹی کے ڈھیر کو توڑا اس کے جوڑ دوبارہ مل گئے۔ (رگ وید منڈل ۴ سوکت ۱۹ منتر ۹)

ہے شت کرتو کنواری کے بیٹے کو جو الگ ڈالا گیا تھا۔ اندر نے اپنی ستوتنیوں میں شریک کیا (رگ وید منڈل ۴ سوکت ۳۰ منتر ۱۶) اگرُوا اور مریم کے معنے مذکورہ کے ہیں۔

پس یہ واقعہ پہلی صدی عیسوی کا ہے اور کنواری کا پوتر صفات مذکورہ بالا کے ساتھ موصوف و مشہور ابن مریمؑ کے سوا کوئی نہیں گذرا۔

ویدوں کے دیوتا ادتی کے فرزند

(۲) ہم بھگ متر ادتی دکش ارشمہ اریمان ورن سوم اشونی کماروں کو ایک پرانی رچا گا کر پکارتے ہیں۔ رحمدل ساوتری ہمیں راحت بخشیں۔ (رگ وید منڈل اول سوکت ۸۹ منتر ۳)

(۳) ہے میگواہن درحقیقت وہ بھی انسان ہی تھے جن کی تو ستتا تھا۔ میں بھی تجھے پکارتا ہوں۔ باپ کی طرح مجھے پال۔ (رگ وید منڈل ۷ سوکت ۳۰ منتر ۴)

(۴) یہ (رگ ہا) لفظ (لفظ) جو گھی چھوڑنے کے وقت بولے جاتے ہیں۔ میں اپنی جیبھ سے اونتیوں کے پیش کرتا ہوں۔ ایسا ہو کہ منتر بھگ اریمان ورن وکش انشہ ہماری سنیں۔ (رگ وید منڈل ۲ سوکت ۲۷ منتر اول)

(۵) ہے اگنی تو ہمارے اس گھڑے ہوئے منتر سے ترقی کر جو کہ ہم نے اپنی لیاقت اور واقفیت سے گھڑے ہیں۔ اس کے صلے میں ہمیں مالدار کر۔ نیک عقل اور بہت سی خوراک بخش۔ (رگ وید منڈل اول سوکت ۳۱ منتر ۱۸)

(۶) ایسا ہو کہ ہمارا جنا ہُوا یہ منتر اگنی کے پیش ہووے جو کہ شیریں زبان اور دل میں پیدا ہوتا ہے۔ جس کو منو کی اولاد ہوم کر کے اور چڑھاوے چڑھا کے لڑائی کے وقت پیدا کرتی ہے (رگ وید منڈل اول سوکت ۶۰ منتر ۳)

(۷) میں اندر کے واسطے نئے نئے منتر گھڑتا ہوں۔ جیسے بڑھئی رتھ گھڑتا ہے۔ تاکہ رتھ والا روٹی کی کھائے۔ اس قابل تعریف عقلمند اندر کی ستودنی میں تیار کرتا اور عمدہ عمدہ بھوگ لگاتا ہوں۔ (رگ وید منڈل اول سوکت ۶۰ منتر ۴)

(۸) روزینہ کی روٹی کی خاطر اس اندر کے خوش کرنے کو میں منتر اور زبان کو ملاتا ہوں۔ تاکہ میں بہادر سخی اور پشت پناہی کرنے والے اندر کی ستودنی گاؤں۔ جو کہ اسوروں کی بے شمار بستیاں اُجاڑنے والا ہے۔ (رگ وید منڈل اول سوکت ۶۰ منتر ۵)

(۹) نئے نئے منتر کتھ کر اس تیز رفتار اندر کی پہلے زمانہ کی کارروائیوں کو شہرت دو۔ جب وہ ہتھیار گھما کر لڑائی میں دشمنوں کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور ان کو غارت کرتا ہے۔ (رگ وید منڈل اول سوکت ۶۱ منتر ۱۳)

(۱۰) ہم نے اس کی تعریف میں جو کہ قابل تعریف ہے اور ماتل ہے اپنی عقل سے یہ نیا منتر گھڑا ہے۔ جیسے بڑھئی رتھ کے پہیے گھڑتا ہے۔ خوشا ہماری عقل جب ہم اس کی پوجا میں مصروف ہوں۔ ہے اگنی اپنی دوستی کے طفیل ہمیں ایذاؤں سے محفوظ رکھ (رگ وید منڈل اول سوکت ۹۴ منتر ۱)

(۱۱) میں تیری عنایت سے تیری قوت پاؤں۔ اس گھڑے ہوئے منتر کو دیکھ کہ تیرے لئے ہے۔ میں تیری عنایتوں کی طلب میں آیا ہوں۔ تو سب طرح میری حفاظت کر (رگ وید منڈل ۳ سوکت ۳۱ منتر ۱۴)

(۱۲) جب میرے دل میں منتر جوڑنے کی خواہش آئی میں نے اندر کی تعریف میں منتر جوڑے (رگ وید منڈل ۳ سوکت ۳۲ منتر ۱۴ کا ٹکڑا)

(۱۳) یہ دولت دینے والا منتر برہمنوں نے خاص ان دیوتوں کی تعریف میں اپنے ہونٹوں سے گھڑا ہے۔ جو کہ جنم پا چکے ہیں۔ (رگ وید منڈل اول سوکت ۲۰ منتر ۱)

(۱۴) ہم نے تیری تعریف سب سے پیچھے کا جوڑا ہُوا بالکل نیا منتر گھڑ کر کی ہے۔ ہمیں دولت وافر دے۔ اور وہ رس عطا کر کہ جس سے اولاد میں ترقی ہو (رگ وید منڈل اول سوکت ۱۲ منتر ۱)

(۱۵) اس اگنی کے لئے جس پر سوم رس چھڑکا جاتا ہے جو میٹھے رس کا پینے والا ہے۔ اور منتظم ہے۔ میں اپنے دل سے ایک عمدہ بھجن پیدا کرتا ہوں۔ (رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۹۱ منتر ۱۴)

ان منتروں کے علاوہ کچھ اور بھی منتر ہیں۔ جن میں جننا۔ گھڑنا۔ دل سے جوڑنا وغیرہ لکھا ہے۔ اور بوجہ علم گنجائش کے یہاں نہیں لکھے گئے۔ ذیل کے منتر بطور نمونہ ملاحظہ ہوں:۔

رگ وید

منڈل	سوکت	منتر
۲	۳۵	۲
۳	۳۰	۱
۳	۳۲	۱۴

۵	۲۹	۱۵
۵	۷۳	۱۰
۶	۱۶	۴۷
۶	۳۲	۱
۷	۱۵	۴
۷	۲۲	۹
۷	۲۶	۱
۷	۳۵	۱۴
۷	۶۱	۶
۷	۹۴	۱
۱۰	۲۳	۶
۱۰	۵۴	۶
۱۰	۱۰۱	۲

شری کشیب۔ اترے بھردواج وششٹھ وشوامتر گوتم دام دیو وغیرہ رشیوں سے کوئی پوچھے کہ انہوں نے کس کس مصیبت سے منتروں کو گھڑا۔ اور کن معنے میں یہ موشگافی کی تھی۔

ان کی محنت کی داد اور بنانے کی قدر وہ جانے کہ جو ان کا ہم زبان۔ ہم بیان۔ ہم زمان ہو۔ زمانہ حال کے ناواقف کیا جانیں۔ "گرا الحمد للہ صد شکر قدر زر زرگر بداند یا بداند جوہری"

اس وقت کے راجوں نے امید سے زیادہ ان کی قدر کی۔ ناظرین ذیل کے منتر ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) "ہے اگنی پریوگ کا بیٹا اشنگ۔ دینے میں اوروں سے دس ہزار گنا بڑھ گیا ہے۔ اس کے دیئے ہوئے دھولے دھولے دس بیل میرے پاس ایسے ہیں کہ جیسے پانی میں کنول کی ڈنڈی کھڑی ہوں۔ رگ وید منڈل ۸ سوکت اول منتر ۳۳)

(۲) چتر راجہ ہے اور سب رانیاں ہیں۔ اس نے ہزار جگہ دس ہزار دان دیئے۔ رگ وید منڈل ۸ سوکت ۲۱ چترو دان استتی یعنے راجہ چتر نے ہزار موقعہ پر دس دس ہزار دان دیئے۔ اتنا بڑا دانی ہونا ذرا مشکل ہے۔

(۴) صبح کی رسم میں طاقت ور کنونے پری میدھ سے جو دان حاصل کیا۔ وہ ساٹھ ہزار بے عیب گائیں میں خود ہانک کر لایا ہوں رگ وید منڈل ۸ سوکت ۴ راجہ کرنگ کے دان کی تعریف۔

(۵) ہے وبھندو تو نے اس آدمی کو مدد دی۔ چالیس ہزار گو دان اس کے بعد آٹھ ہزار دان اور دیئے پھر آٹھ ہزار دان اور دیئے۔ رگ وید منڈل ۸ سوکت ۴ منتر ۱۴۔) راجہ وبھندو کے دان کی تعریف کہ اس نے چھپن ہزار دان دیئے۔

(۶) پرشو کے دان سو ہزاروں بالمقطع اور دس ہزار گائیں۔ تین سو کوتل گھوڑے سام گانے کے بدلے رگ وید منڈل ۸ سوکت ۴۸ منتر ۴ و ۷) کا خلاصہ

(۷) بھاوی کا دان ساٹھ ہزار گائیں سو گھوڑے دس کنواریاں سونے کے دس رتھ۔ مہروں کی دس تھیلیاں۔ رگ وید منڈل اول سوکت ۱۲۶ منتر ۲ و ۳) کا خلاصہ۔

(۸) چندیری والے راجہ کا دان ایک سو اونٹ دس ہزار گائیں رگ وید منڈل ۸ سوکت ۵)

(۹) راجہ پرتھو کے بیٹے کا دان چوبیلی گاڑیاں لدی لدائی سونے کی مہریں۔ بیس بیل۔ بیس کنواریاں رگ وید منڈل ۶ سوکت ۲۷ منتر ۸)

(۱۰) راجہ ترسدسیو کا دان پچاس کنواریاں رگ وید منڈل ۸ سوکت ۱۹ منتر ۳۶)

منو کے زمانہ سے وید بننا شروع ہوا اور مہابھارت کے آخر مسیح کی پہلی صدی تک بنتا رہا۔ اور یہ چاروں وید عرصہ سوڈیڑھ سو سال کے اندر اندر بن کر شہرہ آفاق ہوئے۔ نمونہ کے طور پر ذیل کے مہارشی ملاحظہ ہوں کیونکہ یہ اس کے اعلیٰ مصنفین میں سے ہیں۔

گوتم رشی

(۱) اے گھوڑے جوتنے والے اندر (گوتما سوہ) گوتم کے بیٹوں نے یہ منتر جوڑے ہیں۔ تاکہ تو انہیں دیدار بخشے اور ہر قسم کی دولت دے۔ ایسا ہو کہ وہ جس نے نیک کاموں سے دولت حاصل کی ہے۔ صبح کو جلدی سے ادھر آوے۔ رگ وید منڈل اول سوکت ۶۱ منتر ۱۶)

(۲) اے طاقتور اندر نودھاس ولد گوتم نے (نوئیم یہ نیا منتر اپنی عقل سے تیری تعریف میں جوڑا ہے ایسا ہو کہ وہ ۱۵ الخ (فقرہ مذکورہ بالا رگ وید منڈل اول سوکت ۶۲ منتر ۱۳)

(۳) گوتم کی اولاد نے تیری ستائش کی تیری تعریف میں یہ برہمن (منتر) جوڑے ہیں۔ تو جو اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر آتا ہے۔ ہمیں طرح طرح کے کھانے دے ایسا کہ وہ الخ (فقرہ مذکورہ بالا رگ وید منڈل اول سوکت ۶۳ منتر ۹)

گوتم کا زمانہ

ان منتروں سے ظاہر ہے کہ رگ وید کے منتر زیادہ تر گوتم رشی کی اولاد کی تصنیف سے ہیں۔ چنانچہ منتروں کے لفظ اس پر شاہد ہیں باہر سے گواہ لانے کی ضرورت نہیں۔ اور گوتم رامچندر جی کا ہمعصر تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا بنانے والے رشی رام چندر کے بعد کے ہیں۔ کہ ان کے ہمعصر کی نسل سے ہیں

(۲) وشوامتر کی اولاد

(۴) ہمیں گائیں اور گھوڑے دے۔ ہماری آرزو پوری کر اپنی مہربانیوں سے ہماری لیاقت بڑھا۔ یہ منتر اس زمانہ کے خلاف ترقی چاہنے والے کوشکوں نے اپنی لیاقت سے تیری محبت میں گھڑے ہیں۔ رگ وید منڈل اول سوکت ۳۱ منتر ۲۰)

کوشک کا زمانہ

کوشکوں کی تصنیف رگ وید کا پہلا اشٹک ہے۔ کوشک وشوامتر رامچندر کا مصاحب تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوشکوں کے بنائے ہوئے منتر رام چندر جی کے بعد کے ہیں۔ کہ ان کے بنانے والے ان کے ہمعصر کی اولاد ہیں۔

(باقی آئندہ)

KHILAFAT LIBRARY

حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں

اور دوستوں کیطرف سے لبیک کا سلسلہ

KHILAFAT LIBRARY

پہلے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ڈھک بازار پٹیالہ نے ۶۰ کی درخواست کی تھی۔ اب آپ ۶۰ کی بجائے یکصد کی درخواست کرتے ہیں ۱۔ اس حساب سے سابقہ میزان ۲۰۰ کے ۲۴۰۔

	۲۴۰
حضرت اقدس میاں بشیر الدین صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ	۴۰
اخی المکرم جناب منشی ظفر حسین صاحب احمدی	۱۰۰
اخی المکرم جناب منشی بدر الدین صاحب	۴۰
اخی المکرم جناب منشی خیر الدین صاحب	۴۰

ہماری دل و جان سے یہ خواہش ہے کہ یہ مفید ٹریکٹ اگر لاکھوں کی تعداد میں نہیں تو ہزاروں کی تعداد میں ضرور شایع ہو۔ کوئی سکہ، رنانک پنتھی اس مفید ترین ٹریکٹ سے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کا ایک احسن ذریعہ ہے سے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ اس قحط سالی میں جبکہ کاغذ اور سامان طبع شدید گراں ہے۔ ہم نے "فن تبلیغ حق کے لیئے" اس کو محض اصلی لاگت پر فروخت کرنا چاہا ہے۔ یعنی یکصد روپیہ کی چالیس جو محض اصل لاگت ہے۔ حضرت صاحبزادہ والاتبار حضرت میاں بشیر الدین صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم اس مفید ترین ٹریکٹ کی چالیس کاپیاں خرید کرنی منظور فرمائی ہیں۔ اور مجھے پورا پورا بھروسہ ہے کہ حضرت میاں صاحب کی دعاؤں سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ مفید ٹریکٹ اگر لاکھوں کی تعداد میں نہیں تو ہزاروں کی تعداد میں ضرور شایع ہوگا۔ دوستوں کو اس مفید ٹریکٹ کی خریداری کیلئے بڑھ چڑھکر قدم مارنا چاہیئے۔ یہ ٹریکٹ سلسلہ عالیہ کی تبلیغ کیلئے خدا کے فضل سے اپنے اندر بہت کچھ دلچسپی کے سامان رکھتا ہے۔ گرنتھ اور جنم ساکھی سے نہایت وضاحت اور صراحت سے اس امر کو مبرہن اور آشکارہ کیا گیا ہے۔ کہ دنیا کا آخری اوتار یا نجات دہندہ پرگنہ (تحصیل) بٹالہ میں ہوگا۔ وہ زمیندار دل کے خاندان سے ہوگا۔ وہ مسیح ناصری کیطرح صرف بنی اسرائیل کی بچھڑی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لیئے نہیں آئیگا۔ بلکہ اسکی بعثت اور ظہور تمام عالم کیلئے ہوگا اور وہ تمام دنیا کیلئے مسیح ہوگا۔ غرضیکہ ایسے مفید ترین معلومات سے یہ ٹریکٹ انشاء اللہ تعالیٰ مزین ہوگا کیا یہ ہمارے لئے کچھ کم خوشی کی بات ہے کہ وہ عظیم الشان شخص جسکا ہمنے دامن پکڑا ہے اسکا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی جو غیر قوم اور غیر مذہب کی کتاب ہے۔ اس میں بھی پایا جاتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس مفید ترین ٹریکٹ کی خریداری کیلئے جلد سے جلد درخواستیں دفتر نور میں بھیجدیں اور اپنے احباب کرام میں بھی اسکی خریداری کیلئے خاص تحریک فرماویں ہماری دلی خواہش ہے کہ یہ مفید ترین ٹریکٹ لاکھوں کی تعداد میں شایع ہو اور کوئی احمدی

صاحبہ اور رنانک پنتھی اس کے مطالعہ سے محروم نہ رہے۔ ایک روپیہ کی چالیس کاپیاں

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ

ہم نے پچھلے اخبار میں ذکر کیا تھا کہ اس وقت تک قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کے لیئے صرف ۱۷۵ درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ اب حسب ذیل دوستوں کی طرف سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں:۔

جناب ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رعیہ ۱۔ جناب سید حسین علیشاہ صاحب پٹواری رعیہ ۱۔
جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس رعیہ ۱۔ جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ۸۔
جناب منشی اندرداس صاحب شفاخانہ رعیہ ۱ میزان ۱۲۔

سابقہ میزان ۱۷۵

الہی ۳۱۳۔ درخواستوں کی اور کمی ہے۔ دیکھیں اس کمی کے پورا کرنے کیلئے کن کن احباب کرام کی طرف سے لبیک ہوتی ہے۔ یہ امر خاص مسرت سے سنا جائیگا کہ مذکورہ بالا سطور میں جو ۱۲ نسخوں کی خریداری کی درخواستیں درج کیگئی ہیں یہ سب جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب کی سعی بلیغ کا نتیجہ ہے۔ شاہ صاحب ہمارے سکول کے ان ہونہار طلباء سے ہیں۔ جن پر ہمارا سکول بجا طور پر ناز و فخر کر سکتا ہے۔ ہماری دل و جان سے دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ شاہ صاحب کو جزائے خیر دے۔ جب ایک طالب علم ہمت کر کے ۱۲۔ خریدار پیدا کر سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اگر دوسرے درست بھی سعی بلیغ سے کام لیں اور خریدار پیدا نہ ہوں۔ صرف تھوڑی سی ہمت کی ضرورت ہے۔ آج اشاعت اسلام سے بڑھکر دنیا میں کوئی کار خیر نہیں ہے۔ قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ ایک اہم کام ہے۔ اول تو چاہیئے تھا۔ کہ ہم بغیر کسی بیرونی تحریک کے قرآن مجید کا صحیح گورمکھی ترجمہ گورمکھی دان لوگوں تک پہونچا کر انہیں خدا کے پیارے کلام سے مستفیض کرتے۔ مگر جب سکھ صاحبان نے ہماری سستی اور کوتاہی سے فائدہ اٹھا کر قرآن مجید کا از سر تا پا غلط گورمکھی ترجمہ کر کے قرآن مجید کی مطہر تعلیم کے متعلق غلط فہمی پھیلانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ تو آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ اس صورت میں ہماری ذمہ داری کسقدر اہم ہو جاتی ہے۔ تاحال اس کارنمایاں کی طرف احباب نے قطعاً توجہ نہیں فرمائی۔ میں چاہتا ہوں کہ کم از کم ۵۰۰ پیشگی درخواستیں آجائیں تو پھر میں مطبع میں طبع کیلئے بھیجدوں۔ ۵۰۰ درخواستوں کا مطالبہ ایک نہایت ہی خفیف مطالبہ ہے چاہیئے تھا کہ یہ مطالبہ اس وقت تک کبھی کا پورا ہو گیا ہوتا۔ مگر ہمارے دوستوں کی لاپرواہی اور سستی کا یہ عالم ہے کہ باوجود عرصہ کی صحیح و پکار کے تاحال دوستوں نے اس طرف قطعاً توجہ نہیں کی اور بصید وقت تادم تحریر ۱۸۷۔ درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ حالانکہ ۵۰۰ درخواستوں کا مطالبہ اسقدر خفیف اور واجبی ہے واجبی ہے کہ اسقدر درخواستیں تو اصلی لاگت کی متحمل بھی نہیں ہو سکتیں۔ جب تک کم از کم ۵۰۰ درخواستیں نہ آجائیں گورمکھی ترجمہ چھپنے کے لیئے کسی صورت میں بھی مطبع میں نہیں بھیجا جا سکتا۔ دوستوں کو بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں بھیجکر ۳۱۳ کی تعداد کو پورا کر دینا چاہیئے۔

تمام درخواستیں بنام مینیجر نور قادیان دارالامان ضلع گورداسپور کے نام سے ہونی چاہئیں

لوگو آنکھیں بڑی نعمت ہیں

ہم نے کمال محنت شاقہ سے محض دوستوں کی خیر خواہی سے طب کی قلمی اور پرانی کتابوں سے آنکھوں کے لئے ایک بینظیر سرمہ تیار کیا ہے۔ یہ سرمہ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوالی۔ سیلاہ۔ سرخی اور ابتدائی موتیا بند۔ کلکے۔ غرضکہ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۶ر

ملنے کا پتہ

KHILAFAT LIBRARY

شیخ ذوالفقار علی صدیقی ہاتھی ورواز بٹالہ

ایک بینظیر دوائی

کھانے اور لگانے کی جو اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ بیس روز کی قیمت جس سے اور قوا اور مردہ جسم بھی تن و مند اور جوان رعنا بن جاتا ہے۔ باوجود ان صفات کے قیمت صرف ۱۰ر

ملنے کا پتہ

۱۔ دمعرفت مینجر نور اخبار قادیان ضلع گورداسپور

طیار کردہ حکمائے دہلی

آنکھوں جیسی نعمت عظمیٰ کو اشتہاری ادویات سے خراب نہ کیجئے

سرمہ سیاہ برائے استعمال روزانہ قیمت ۴ر

سرمہ سفید۔ پھولا۔ جالا۔ دھند غبار کو دور کرتا ہے ۴ر

سرمہ نجات۔ دکھتی آنکھوں کا جادو ایک دفعہ میں آرام قیمت ۸ر

جوہر بصر۔ لاعلاج پرانی آنکھوں کی بیماریوں کیلئے معجزہ ہے ناخنہ۔ ڈھلکا۔ پھولا۔ جالا۔ نزول الماء کو دور کرتا ہے قیمت ۱ر

اکسیر معدہ۔ طب یونانی کا نچوڑ نمک سلیمانی یا اجوائن نہیں ہے۔ قیمت ۸ر

ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ بوٹ وغیرہ کی فہرست منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

جوندامل کپور اینڈ منٹگمری

قوت کی ایک بینظیر دوائی

یہ وہ دوائی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ الہام اطلاع پاکر ایک بینظیر دوائی تیار کی۔ یقیناً سمجھو کہ جس طرح کلاموں میں سے خدا کا کلام بینظیر ہے۔ اس طرح دوائیوں میں سے یہ دوا بینظیر ہے۔ ہمیں اس دوائی پر اسقدر بھروسہ اور اعتماد ہے کہ اگر چار روز کے کھانے سے کسی دوست کو فایدہ نہ ہو تو وہ بے شک دوائی واپس کر دے۔ قیمت لوٹا دی جائیگی۔ باوجود نہایت ہی قیمتی دوائیوں کے اور تیاری کے لئے خاص محنت شاقہ کے قیمت بیس گولیوں کی صرف ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

ج۔ امعرفت نور قادیان ضلع گورداسپور

ہمارا اصول ۔ ایک قول۔ پورا تول اور ایک جنس

آپ کے احمدی بھائی کیا کہتے ہیں۔

بابو محمد حسین احمدی ملٹری فینس ڈیپرٹ شملہ لکھتے ہیں کہ ایک شیشی رامی سرمہ بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ جو کلکوں کے لئے مفید ہے۔ اسکے علاوہ اور بہت اصحاب نے درجنوں بکس منگوائے ہیں

جناب ایڈیٹر صاحب نور کی رائے سے ہم نے خود استعمال کیا۔ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کے لئے مفید خصوصاً کلکوں کے لئے۔ از اخبار نور مورخہ یکم دسمبر ۱۱ء

رامی سرمہ

کلکے۔ فارش۔ سرخی۔ آشوب چشم۔ پڑوال۔ دھند جالا۔ ابتدائی موتیا بند کے لئے مفید ہے۔ ڈاکٹروں نے آزما کر سرٹیفکیٹ دیئے ہیں۔ ۱۹۰۶ء سے ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔

قیمت فی شیشی ایکروپیہ نمونہ ٹریکٹ آنہ کا ٹکٹ آنے پر

مینجر رامی سرمہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں

مفصل حالات رسالہ چشم۔ رفیق ہمدم۔ نغمہ روحانی سے معلوم ہو سکتے ہیں جو حوالہ اخبار آنے پر بلا قیمت بھیجے جاتے ہیں

ادویات پر محنت کی کمائی فضول مت گنواؤ

اور

طبابت میں ادویہ کی خطرناک تجارت کا سچا تدارک جاننے کیلئے

اردو کی ازحد ضروری مفید عام قیمتی اور کارآمد طبی و اخلاقی ہدایات۔ تقدیق علاج آسان و کم قیمت مگر مفید و مجرب نسخہ جات سے بھرپور نہایت سستی شاندار مشہور عام کتاب۔

(نمبر ۱)

طبی مشورہ

بھاری فیسوں اور اشتہاری بیشمار ادویات کے اخراجات سے بچو

فوراً خرید و اور ضرور پڑھو

دو جلد معہ محصول ۱۱ر

تین " " ۱ر

قیمت

۱۶۴ صفحہ کی خوبصورت کتاب کی قیمت صرف ۴ر

معہ محصول ڈاک ۶ر

مختصر فہرست

(نہایت مفید بالکل نیا مضمون)

مقدمہ تی معالج۔ ڈاکٹر ہوا۔ ڈاکٹر فلاٹو۔ ڈاکٹر ٹینسہ۔ ڈاکٹر ورزش۔ ڈاکٹر خیال۔ ڈاکٹر افلاطون کے لاثانی مشورے۔ علاج بذریعہ قوت ارادی۔ آسان مجرب نسخہ جات۔ عام ادویہ اور روزانہ ضروریات کی اشیاء پر دلچسپ معلومات۔ بخار۔ بدہضمی۔ قبض۔ پلیگ۔ ہیضہ۔ زکام۔ دمہ۔ کھانسی۔ امراض چشم۔ امراض حاملہ وغیرہ پر دلچسپ مشورہ معہ علاج وغیرہ مضامین پر مشہور اخبار ہندوستان لاہور لکھتا ہے "علاج کے یہی طریق اب تمام دنیا میں رائج ہونگے۔ جو اس لاجواب اور نہایت مفید کتاب طبی مشورہ میں درج ہیں"

مضامین

طبابت میں خطرناک تجارت۔ ڈاکٹر پانی۔ ڈاکٹر غذا۔ ڈاکٹر آگ۔ ڈاکٹر آفتاب۔

لالہ حونت رائے صاحب ایم اے سینئر سب جج لاہور طبی مشورہ واقعی نہایت مفید ہے جسکے اس میں بہت سی باتیں نئی ملی ہیں۔

ڈاکٹر ہیرن ایم اے پی ایچ ڈی لاہور۔ آجکل ڈاکٹروں حکیموں اور دیدوں نے دوائیوں سے پیٹ اور ہیضہ کی نسبت زیادہ مارے ہیں۔ میں طبی مشورہ کے علاج کا بڑا بھاری قائل ہوں۔ آپ نے ان خیالات کو چھاپ کر ملک کے بیمار لوگوں پر اپکار کیا ہے۔

مسٹر گنور سین جی ایم اے پرنسپل لا کالج لاہور۔ آپ کے خیالات خاص قابل غور اور حفظان صحت کے طریق پر صحیح معلوم ہوتے ہیں۔ طبی مشورہ لکھکر آپ نے بنی نوع انسان کی خدمت پر تو ضرور احسان کیا ہے۔ خواہ آپ کے ہم پیشہ اصحاب آپ کو دعائے خیر سے یاد کریں یا نہ کریں۔ یہ ان کی مرضی پر منحصر ہے۔

مصنفہ:۔ مہتہ سیتا رام دت کویراج مصنف چشمہ زندگی۔ شودھن ودھی قانون فضیلت

مکتوبہ اشد ہایہ صدر بازار لاہور